"جان پہچان" میں کچھ لکھنے والوں کے نام پتے اور بعض کی تصاویر ہیں۔

تبصرہ کیا ہوا' ہم نے صرف گنتی گن دی۔ کاش کہ مطالعہ کردہ کہانیوں پر تفصیلی رائے دے سکتا۔ (ن ۔ ص)

سہ ماہی "فکر و نظر" سیرت نمبر: ظفر اسحاق انصاری صدر مجلس مدیراں۔ ناشر: ادارہ تحقیقات اسلامی' بین الاقوامی اسلامی یونیورسٹی' اسلام آباد۔ صفحات ۴۳۱۔ کاغذ اچھا۔ قیمت ۷۵ روپے۔

اس نمبر میں جمع شدہ تحریروں میں سے کچھ کی جھلک دیکھی' بعض کو نادر پایا' بعض پہلے میرے مطالعہ سے گزر چکی ہیں۔ ان مضمونوں کا خلاصہ بیان کرنا یا ان پر اختلافی بحثیں اٹھانا اگرچہ دلچسپ بھی ہے اور مفید بھی ہو سکتا ہے جبکہ مقصد خیر خواہی اور خدمتِ دین اور درخشانیٔ سیرتِ پاکؐ ہو۔ مگر نہ اس کی جگہ ہے اور نہ اصل مضامین پڑھے بغیر پہلے سے کچھ بحثیں قاری کے راستے میں بکھیر دینا کچھ اچھا ہے۔

البتہ مندرجات کی فہرست مع اسماء اہلِ قلم پیش کر دینے سے پڑھنے والے کے سامنے ان دلچسپ مباحث و حقائق کا چمن آراستہ ہو جائے گا جن سے سیرت پاکؐ کی نگارش یا اس کے مطالعہ کا راستہ گزرتا ہے۔

ادھر کئی برس سے حبِ رسولؐ اور عقیدتِ رسولؐ کے جذبات بعض وجوہ سے ایسے شاداب ہوئے ہیں کہ ایک طرف نعتیہ شاعری کا ایک سمندر دس بارہ سال میں ٹھاٹھیں مارنے لگا ہے' دوسری طرف سیرت پاکؐ پر بڑی اہم کتابیں اور خاص اشاعتیں نمودار ہوئی ہیں۔ میرا خیال ہے کہ ہادیٔ برحقؐ کی سیرتِ مطہرہ پر چھوٹی بڑی کتابوں اور رسائل کے خاص نمبروں کی ایک متوسط سی لائبریری وجود میں آگئی ہے۔ ایسی مختصر سی لائبریری متوسط الحال شخص خود خرید سکتا ہے یا محلوں کے کلب یا سرکاری اور غیر سرکاری دفاتر اور تعلیمی ادارے اس کا انتظام بآسانی کر سکتے ہیں۔

(۱) حیاتِ رسول بہ ترتیب زمانی از ڈاکٹر محمد میاں صدیقی۔ عنوان سے ظاہر ہے کہ ولادت سے وفات تک تقریباً ۶۷ اہم واقعات کی تاریخی ترتیب۔ ہجری اور عیسوی دونوں پر تاریخیں درج ہیں' بہت مفید ہے۔

(۲) "کلامِ رسولؐ کے ادبی محاسن"۔ اس جامع عنوان کے تحت "حدیثِ نبوی' ابلاغی اعجاز" از ڈاکٹر ظہور احمد اظہر۔ "ادعیہ ماثورہ' ادبی محاسن" از ڈاکٹر محمد طفیل۔ "مکاتیبِ نبویؐ کا ادبی پہلو"۔

(۳) نذرانۂ عقیدت کے سلسلے میں "ہاؤسا زبان میں نعت گوئی" (یہ نیا تجربہ ہے) از ڈاکٹر محمد خالد مسعود "ذکر رسول ـــ بلوچی و براہوی ادب کے آئینے میں۔" از ڈاکٹر انعام الحق کوثر۔ "پاکستان میں فنِ نعت" از راجہ رشید محمود۔ نوجوان کے قلم سے مبحث کا خاصا احاطہ کیا گیا ہے۔ ریسرچ ورک ہے۔ گفتگو حوالوں سے مزین ہے۔ "بارگاہِ رسالت میں" از ڈاکٹر رحیم بخش شاہین۔

(۴) اسوۂ حسنہ کے باب میں پہلا مضمون "اسلامی فلاحی ریاست (اسوہ حسنہ کی روشنی میں)" از ڈاکٹر شیر محمد زمان۔ یہاں میرا خیال ہے کہ ہمیں مغرب کی رائج کردہ اصطلاح فلاحی ریاست کے محدود تصور سے بالاتر ہو کر جامع اور وسیع تر خدمتی ریاست یا خادمِ خلق ریاست کی اصطلاحات کو اختیار کرنا چاہیے' کیونکہ مادی فلاح سے بالا تر فلاح کی ذمہ دار بھی ریاست ہے۔ مجھے بے حد مسرت ہے کہ مقالہ نگار نے اس حقیقت کو خود باحسنِ استدلال و بیان ص ۱۸۶ کی سطرے سے لے کر آخر صفحہ تک پیش کر دیا ہے۔ میرا مقصود اسی فرق کی وجہ سے اصطلاح کو بدلنا ہے۔

"شمائلِ نبوی کا ایک ارتقائی جائزہ" از ڈاکٹر خالق داد ملک۔ "تعلیماتِ نبوی میں سائنسی محرکات" از پروفیسر امتیاز احمد سعید۔ "آنحضرت کا منہج تعلیم" از پروفیسر غزل کاشمیری۔ (کہنا پڑتا ہے کہ مولف نے پہلے سے اس موضوع پر اردو میں کام کرنے والوں کو نظرانداز کیا ہے اور وہ ان کی تحریریں جمع نہیں کر سکے۔ مثلاً پروفیسر سید محمد سلیم کا کام۔ ایک مقالہ راقم کا پمفلٹ کی شکل میں مطبوعہ۔ ایک مصری دانش ور کا نام میں یاد کر نہیں سکا۔ کچھ چیزیں ادارہ علم کی اور کچھ پالیسی سٹڈیز کی دیکھنی چاہئیں تھیں۔

منہج اور منہاج کے الفاظ بڑا اصطلاحی شکوہ رکھتے ہیں' مگر اردو زبان اس کے متبادل سادہ الفاظ دے سکتی ہے۔

(۵) پھر سیرت نگاری کا عنوان ہے جس میں "عربی مصادر سیرت" از سہیل حسن (مناسب فہرست ہے) اچھا مضمون ہے' مختصر بھی۔ دوسرا مقالہ "اردو زبان میں چند اہم کتبِ سیرت" کے مفید اور ضروری موضوع پر ڈاکٹر محمد میاں صدیقی نے لکھا ہے۔ خاصی کاوش کی ہے۔ ص ۲۶۳ پر نیچے سے سطر ۴ میں "امید نہیں" کا استعمال درست نہیں۔ امید اکثر اچھی چیز کی کی جاتی ہے۔ یہاں تو ہمارا مطلوب ہی یہی ہے کہ سلسلہ جاری رہے۔ مصنف نے جن کتابوں کو لیا ہے' ان میں شامل نہ ہونے والی بعض اہم کتابیں قاری کو احساس کی دلاتی ہیں۔ مثلاً جناب مناظر احسن کی کتاب

النبی الخاتم۔ یہ مختصر کتاب معلوماتی لحاظ سے بڑی اہمیت رکھتی ہے۔ "الرحیق المختوم" کا کوئی ذکر نہیں' سیرتِ سرور عالم از مولانا مودودیؒ سے اعتنا نہیں کیا گیا' تیسرا حصہ قریب بہ تکمیل۔ "سیرت احمد مجتبیٰ" بھی غائب اور اس کے ساتھ ہی سیرۃ البم۔ نقوش کا رسول نمبر نمایاں طور پر رسائل کے خاص نمبروں سے ممیز ہے' اور اسے سیرت کا انسائیکلو پیڈیا کہنا چاہیے۔ آج کا سیرت نگار اسے ورکنار رکھ کر حق ادا نہیں کرسکتا۔ "عہد نبویؐ کے میدان ہائے جنگ" ڈاکٹر حمیداللہ کی کتب۔ آنحضور کے سفر۔ حاضر ہونے والے وفود۔ مکاتیبِ نبویؐ۔ سیرتِ ابنِ اسحاق کا نایاب حصہ دریافت کرکے نقوش نے شائع کیا۔ عبدالرحمٰن عبد کی کتاب "آنحضور کے نقش قدم پر"۔ یہ کتاب سفرنامہ ہی نہیں' سیرت پر حاوی ہے۔ زبان' ادب اور عقیدت کے لحاظ سے انتہائی وجد آفریں۔ اس کی ضخامت کا بھی حق آتا ہے۔ غالباً صاحبِ مضمون نے پڑھی نہیں۔ رہی راقم الحروف کی سعیٔ ادنیٰ سو اس کے ذکر کی ضرورت نہیں۔ ۲۰ واں ایڈیشن زیرِ تیاری ہے' انڈیا میں الگ۔ ایک ضروری کتابی مقالہ (بہ سلسلہ پی ایچ ڈی) فیصل آباد کے ڈاکٹر خالد کا لکھا ہوا' سیرت کی کتابوں پر ہی بحث کرتا ہے۔ "غیر مسلم سیرت نگار" کے موضوع کے تحت ڈاکٹر محمد ریاض کا ایک مقالہ "مستشرقین کی کتبِ رسولؐ" سامنے آتا ہے۔ ۳۴ صفحے کا مضمون مطالعہ کا وسیع پس منظر سامنے لاتا ہے' اور ایک مقالے کی محدودیت کے لحاظ سے حق ادا کردیا گیا ہے۔ راقم کا خیال ہے کہ ایک مکمل ضخیم نمبر اس موضوع پر آنا چاہیے اور مستشرقین کی دانستہ دسیسہ کاریوں' حالات اور افراد کے متعلق مغالطوں پر' قرآن کے انسانی کلام ہونے کے دعوے کے ساتھ اس پر حملوں' حضورؐ کی احادیث پر نہ صرف بات بات پر نکتہ چینی اور معجزات اور پیش گوئی کی تضحیک یا تردید' نیز احادیث کے خلاف مسلمانوں میں اندھی عقل پرستی اور احکام کو بدلنے کی بدآموزی یہ وہ زیادتیاں ہیں جن کی وجہ سے ہمارے دور کا فتنۂ انکارِ حدیث ابھرا اور دوسرے علمی راستے سے مذہبی امور میں مستشرقین پرستی ذہنوں کے اندر اتر گئی۔ اس سے ہمارے علومِ افکار کو پھپھوندی لگ گئی۔ پھر ممتاز لیاقت صاحب کا مضمون ہے "مقامی زبانوں میں غیر مسلم مصنفین کی کتبِ سیرت"۔ ۲۵ صفحے کے مضمون میں اچھا مواد جمع ہوگیا ہے۔

تعارفِ کتب کے ذیل میں سیرۃ المصطفیٰ' سیرۃ احمد مجتبیٰ اور سیرۃ البم پر تبصرے درج ہیں اور مفید مطالعہ ہیں۔ (ن - ص)